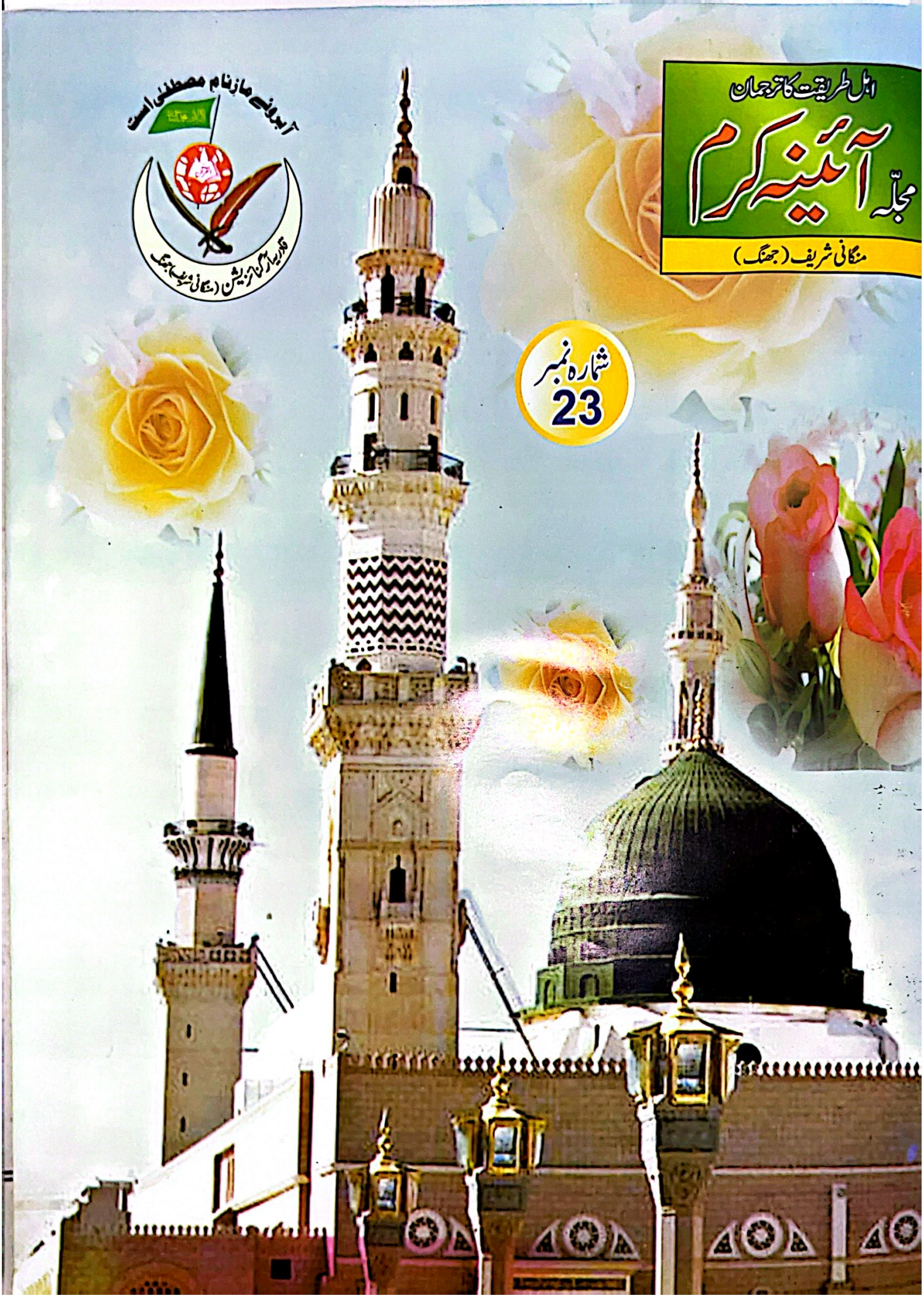
آستانہ عالیہ مازنام مصطفیٰ امت
قادریہ رضویہ ایسوسی ایشن (منگانی شریف جھنگ)
اہل طریقت کا ترجمان
مجلہ آئینہ کرم
منگانی شریف (جھنگ)
شمارہ نمبر
23

اہل طریقت کا ترجمان

مجلہ آئینہ کرم

منگانی شریف (جھنگ)

شمارہ نمبر 23

ربیع الاول 1430ھ — مارچ 2009ء

بیادِ قطب الارشاد فرد الافراد

حضرت خواجہ پیر محمد کرم حسین حنفی القادری

قدس اللہ سرہ المعنوی

بفضلِ عنایت: زیب سجادہ آستانہ عالیہ — حضرت پیر محمد مظہر حسین قادری صاحب

بظلِ حمایت: برملائم (برطانیہ) — پیر محمد اختر حسین قادری صاحب

زیرِ ادارت: منگانی شریف — ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب

ناظمِ اعلیٰ: سید رفاقت علی شاہ قادری صاحب

معاون: لالہ محمد رفیق طاہر / ملک رب نواز چوہدری اللہ رکھا / مشتاق احمد گل

فہرست

نمبر شمار	مضمون	تحریر	صفحہ نمبر
1:	اداریہ	لالہ محمد رفیق طاہر	2
2:	تفسیر امداد الکرم	پیرزادہ محمد امداد حسین	3
3:	درسِ حدیث	مفتی نصیر الدین نصیر	3
4:	شجرہ شریف	سلسلہ طریقت خاندان قادریہ کرمیہ	4
5:	برادرانِ طریقت سے چند گزارشات	پیر محمد طاہر حسین قادری	5
6:	اسلام میں نسبت کا تصور	حافظ علی شیر مہر	7
7:	دیوانِ قادری	پروفیسر ڈاکٹر جمیل نقشبندی	8
8:	فلسفہ نسبت	سید نبی علی گیلانی	13
9:	مثنوی مولانا روم	افتخار احمد حافظ قادری	16
10:	صفۃ اللہ	میاں محمد یار نصر قادری	17
11:	مناقب قبلہ عالم منگانوی	ڈاکٹر عبدالواحد الازہری	19
12:	روپ بہروپ	چوہدری اللہ رکھا قادری	21
13:	ابن عربی	پروفیسر ڈاکٹر جمیل نقشبندی	23
14:	میں ہوں غلام حضرت خیر الانام کا	پیر محمد طاہر حسین قادری	25
15:	خواجہ کرم کا مقام بلند	پروفیسر محمد اقبال طاہر	26
16:	بعثت مصطفیٰ ﷺ	محمد عابد چشتی	30
17:	مجلس نمبر 3	چوہدری اللہ رکھا قادری	33
18:	امام اعظم ابوحنیفہ	محمد اکرم قادری	34
19:	ذکر کیا ہے؟	محمد امام بخش نعیم	36
20:	عرسِ مسلماں	میاں محمد یار نصر قادری	38
21:	اطب فی اللہ	ظفر اقبال ناصر قادری	39

مجلسِ مشاورت

- حاجی محمد اقبال
- میاں محمد اشرف
- پیر سید التجاء حسین
- ساجد امتیاز
- میاں نذیر احمد
- میاں محمد مبارک القادری
- مبارک علی نثار
- حافظ منظور احمد
- صوفی خان محمد
- ثمر عباس ہراج
- محمد ریاض (کھوکھی)
- محمد قاسم حنیف

مجلسِ اشاعت

☆ وقاص حیدر قادری

☆ ظفر اقبال ناصر قادری ☆ محمد اکرم قادری (عارفوالا)

بیرونِ ملک نمائندے — برطانیہ: پیر طیب حسین، میاں سرفراز احمد — ائرلینڈ: پیر محمد قاسم

رابطہ برائے خط و کتابت

قادریہ آرگنائزیشن دربار کرم طاہر آباد (منگانی شریف)

چک نمبر 171 ڈاک خانہ 214 تحصیل و ضلع جھنگ

Scanned with CamScanner

مثنوی مولانا روم میں تعلق بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی چند جھلکیاں

افتخار احمد حافظ قادری بغدادی ہاؤس افشاں کالونی راولپنڈی کینٹ

قافلہ سالارِ عشق حضرت مولانا جلال الدین رُومی رضی اللہ عنہ نے مثنوی شریف جسے آگے چل کر "ھست قرآن در زبانِ پہلوی" کا مبارک خطاب ملا، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق اور آپ کی صفت وثناء اور تکریم وستائش کے لئے کوئی مستقل باب تو قائم نہیں کیا لیکن اس عظیم ومشہور زمانہ کتاب میں جگہ جگہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ جمیل کی جھلکیاں نظر آتی ہیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیوی واخروی حیاتِ طیبہ طاہرہ کے تمام پہلوؤں کا ذکر بھرپور انداز میں موجود ہے۔ جو درحقیقت نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مولانا رُوم کے تعلق بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ثبوت ہے۔ ایک مقام پر حضرت رُومی، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح یاد فرماتے ہیں، کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو اس کائنات کی رُوح وجان ہیں اور اس کے ماتھے کا نُور اور جھومر ہیں اور آپ ہی وہ عظیم اور بہترین شخصیت ہیں کہ جو روزِ محشر گناہ گاروں اور مجرموں کی شفاعت فرمائیں گے۔

سید و سرور محمدؐ نُورِ جان مفتر و بہتر شفیعِ مجرمان

حضرت مولانا جلال الدین رُومی رضی اللہ عنہ نے اپنی مثنوی شریف میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانِ کامل کا بہترین نمونہ قرار دینے کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرحلقہ انبیاء اور قُطبِ آفرینش کا مرکز قرار دیا۔ سفرِ معراج شریف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مولانا رُوم فرماتے ہیں کہ یہ سفر مبارک ایک ایسی دعوت تھی کہ جسمیں کسی غیر کا گُور ممکن نہ تھا، احادیثِ نبویہ میں اس دعوت کو واضح الفاظ میں اسطرح بیان کیا گیا ہے کہ "لی مع اللہ وقت لایسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل" حضرت مولانا رُوم مثنوی شریف میں اس دعوت کو یوں بیان فرماتے ہیں

لی مع الہ وقت بود آن دم مرا لا یسع فیہ نبی مجتبیٰ

عاشق ہمیشہ اسی فکر میں سرگرداں رہتا ہے کہ وہ کسی طرح اپنے معشوق کے ہمراہ کچھ لمحے بسر کرے اور پھر اُن لمحات کو اپنی زندگی کے بہترین لمحات قرار دیتا ہے۔ معراج شریف کا دوسرا اہم موضوع فرشتہ پر ملکوتی انسان کی برتری وفضیلت ہے، جسکو حضرت مولانا رُوم مثنوی شریف میں نہایت دلکش وخوبصورت انداز میں اس طرح پیش کرتے ہیں کہ

چون معلم بود عقلش زابتداء بعد از ین، شد عقل شاگردی ورا
عقل چون جبرئیل گوید احمدا گر یکی گامی نہم، سوزد مرا
تو مرا بگذار زین پس پیش زان حد من این بود ای سلطانِ جان

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے شب معراج سات آسمانوں تک آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہی اختیار کرنے کے بعد فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب اس سے ایک قدم بھی آگے جانا میرے لئے ممکن نہیں اور اگر میں ذرہ بھر بھی آگے بڑھا تو میرے بال وپر جل جائیں گے، لہذا مجھے اس مقام پر چھوڑتے ہوئے آپ خود آگے قدم بڑھائیں کیونکہ اے سلطانِ جان اس جگہ میری حد ختم ہوگئی ہے۔

حضرت مولانا جلال الدین رُومی مقامِ عشق میں انسانِ کامل کو اس عروج و بلندی تک رسائی حاصل کرنے کے لائق سمجھتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اس درخواست کے بعد سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے کا سفر تنہا طے کرنے کے بعد عرشِ الٰہی اور فلک الافلاک تک پہنچ گئے۔ یعنی یہ معراج کی عظمت اور علامت نہیں تو اور کیا ہے کہ خاکی جسمِ انسان عشق کی وجہ سے انتہائی بلندی تک پہنچ گیا۔

جسمِ خاک از عشق بر افلاک شُد کوہ در رقص آمد و چالاک شُد

حدیثِ قُدسی "لولاک لما خلقت الافلاک" کو بھی حضرت مولانا رُوم نے مثنوی شریف میں اپنے خوبصورت انداز میں اسطرح بیان فرمایا ہے کہ

عشق بشگافد فلک را پاک جفت بہر عشقِ او خُدا لولاک گفت
منتہی در عشق، چوں او بُود فرد پس مرا او را ز انبیا تخصیص کرد

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عشق کا اٹوٹ رشتہ ہے اور عشق کی وجہ سے ہی خالقِ کائنات نے "لولاک" فرمایا، چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس عشق کی دنیا میں منفرد اور اکیلی تھی، اس وجہ سے خُداوند تعالیٰ نے انبیاء کے درمیان اُنہیں خصوصی طور پر منتخب فرمایا۔

حضرت مولانا جلال الدین رُومی فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ جہاں تسبیح وتقدیس میں ہمہ تن غرق ومصروف ہے۔ اور یہ وہ عظیم شخصیت ہیں کہ جو دونوں جہانوں میں شفاعت کرنے والے ہیں۔

ہمچناں کہ ایں جہان پیشِ نبی
غرقِ تسبیح است و پیشِ ما غبی
او شفیع است این جہان و آن جہاں
این جہان زی دین و آنجا زی جنان

حضرت مولانا رُوم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے عقیدے اور طرزِ فکر کا اظہار اسطرح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شاہی سکہ ابد تک باقی اور جاری وساری رہنے والا ہے۔ حضرت مولانا کا یہ نظریہ جُملہ انبیاء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وفضیلت کی واضح دلیل ہے۔

سکہ ی شاہان ہمی گردد دگر سکہ احمد ہمین تا مستقر

حضرت مولانا جلال الدین رُومی رضی اللہ عنہ ایک مقام پر اس طرح ارشاد

فرماتے ہیں کہ

از درم ہا نام شاہان بر کنند
نام احمد تا ابد بر می زنند

(دنیوی سکوں سے بادشاہوں کے نام ہٹا دیے جاتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کا سکہ قیامت تک جاری رہنے والا ہے)

رسول اللہ ﷺ جہاں عاشق خداوند تعالی ہونے کے ساتھ معشوقِ خلائق بھی ہیں۔ حضرت مولانا جلال الدین رُومی نے مثنوی شریف اور غزلیات شمس میں "ستون حنانہ" کا کئی بار ذکر فرمایا ہے۔ مسجد نبوی شریف کا یہ ستون اپنے معشوق رسول اللہ ﷺ کے فراق میں عاشقوں کی طرح حضرت مولانا رُوم کی زبان میں اسطرح گریہ کیا کرتا تھا

استن حنانہ از ہجر رسول
نالہ می زد ہمچو ارباب عقول

(حنانہ ستون نے رسول اللہ ﷺ کے فراق میں صاحب عقول لوگوں کی طرح گریہ و زاری شروع کردی)

نسائی کی ایک روایت کے مطابق درخت کے اُس تنے سے اُس اونٹنی کی طرح آواز آتی تھی جس کا بچہ گم ہوگیا تھا، یہ درخت کا تنہ ہی بعد میں اُستن حنانہ کے نام سے مشہور ہوا۔ ایک دوسرے مقام پر حضرت مولانا رُوم اس عاشقِ دلبر کا اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ

پیش تو استون مسجد مردہ ای است
پیش احمدؐ عاشق دلبردہ ای است

(یعنی تمہاری نظر میں تو مسجد کا یہ ستون ایک بے جان اور مردہ چیز تھا لیکن رسول اللہ ﷺ کی وسلم کی نگاہوں میں وہ ایک دلبر عاشق تھا)

قارئین کرام! ہمارے سردار و پیشوا ہمارے شفیع دو جہاں ﷺ وہی معشوقِ اعظم ہیں کہ جن کے عُشاق یہ نہ چاہتے تھے کہ اُن کے وضو مبارک کے پانی کا ایک قطرہ بھی زمین پر گرے بلکہ اُسے بطور تبرک اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے چہروں پر مل لیا کرتے تھے۔ یہ ہے وہ معشوق خلائق ہیں کہ جن پر درود و سلام کی صداؤں سے آج بھی ہر مجلس معطر و منور ہے۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم

تعلیمات اولیائے کرام سلف سلسلہ کرمیہ

ع۔ عشق رنگیلیدے رنگ ڈٹھے طرح طرح دے رنگ ویکھاوندا جے
کدے پھوک موا ترا ہجر والا تن مَن تے جگر جلاوندا جے
کدے ہجر کولوں جلدے جگر تائیں پانی وصل دا گھت بجھاوندا جے
دل شیر محمد کھوہ لیندا کدے وت آپے وے جاوندا جے

ابتدائے کائنات کی بنیاد عشق ہی سے ہوئی۔ اس واحد یکتا کو جب شوق ہوا کہ میں پہچانا جاؤں تو تخلیقِ کائنات کا خاکہ تیار کیا تو سب سے اول اپنے محبوب کا نور اپنے نور سے جدا کر کے اپنی تصویر پر بنایا۔ "کنت کنزًا مخفیًا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق" میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا مجھے محبت ہوئی کہ میں پہچانا جاؤں، پس میں نے مخلوق کو پیدا کیا" تخلیقِ کائنات کی بنیاد اسی عشق سے ہی ہوئی۔ کوئی بھی عمل کیا جائے اگر اس میں عشق نہ ہو تو اس میں روحانیت نہیں آتی۔ مرشدِ کامل مل جائے تو ہر طرح کے رنگوں میں اُسکا ذاتی رنگ عیاں نظر آتا ہے اور پھر کالے گورے اونچ نیچ کمزور تو نگر بلکہ نباتات و حیوانات سب میں یکساں رنگِ حقیقی نظر آنے لگ جاتا ہے۔ کسی کی بُری یا بھلی آواز میں آوازِ حقیقی کی جھلک ہی نظر آنے لگ جاتی ہے اور دل سے ایک ہوک اٹھتی ہے۔ اسی ہجر کے شعلہ سے عرش قلب کا بند در کھلتا ہے اور دیدارِ یار ہو جاتا ہے۔ اگر اعمال کی بنیاد عشق پر ہوگی تو راہِ سلوک آسان ہوگی۔ اگر عشق ہوگا محبوب کی ادائیں ادا کرنا آسان ہو جائیں گی۔

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

اللہ تبارک وتعالی نے جب کائنات بنانی چاہی تو لفظ محبت سے ہی ابتداء فرمائی۔ حضرت سید شیر محمد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے عشق کا جو درس دیا راہروانِ طریقت کے لئے مشعلِ راہ ہے اور پھر عمل دیکھو آپ پر وصال کا عالم طاری ہے مگر نماز کیلئے مسجد میں آرہے ہیں۔ راہِ سلوک کی منازل کی ترتیب تو یہی ہے، ۱۔ فنا فی النفس ۲، فنا فی الشیخ ۳، فنا فی الرسول ۴، فنا فی اللہ۔ اول اپنے نفس کو فنا کرنا یہ ہے کہ اس کو دنیاوی الائشوں سے پاک کرے۔ خودی تکبر، غرور، غیبت اور دیگر خواہشات نفس کو ختم کر کے نفس کو کمزور کردے کہ اس میں غصہ اور کینہ، بغض اور حسد کی آگ نہ رہے اور پھر اپنے مرشد کی اداؤں پر فدا ہو جائے۔ اول اپنے مرشد کریم کی سی شکل وصورت سے پیار کرے زبانی پیار نہیں حقیقی پیار تعلق میں نہیں بلکہ عمل سے ہے۔ زبان سے تعریف کے پُل باندھنے میں حقیقتِ پیار نہیں بلکہ لوگ دیکھنے والے بھی دیکھیں کہ اس پر حقیقی رنگ چڑھ چکا ہے۔ بیٹھنا اُٹھنا سونا جاگنا کلام کرنا ہر ہر ادا میں اپنے آپ کو گم کر لینے میں ہی رنگِ محبت ہے۔ راہِ سلوک پر چلنے والے کو میرے مرشد کریم نے فرمایا زندگی میں نشیب و فراز (قبض وبسط) ہو سکتا ہے ایسے حال میں